اپنی بہن سے نیک سلوک کیجئے

31-December-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

31 دسمبر 2020 کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

اپنی بہن سے نیک سلوک کیجئے

اس بیان میں آپ جان سکیں گے!

- ✿... بہن کا حق ادا نہ کرنے کی سزا
- ✿... رشتہ توڑنے کی مذمت
- ✿... اسلام کا خاندانی نظام
- ✿... بہن بھائی کا آپس میں تعلق کیسا ہو؟
- ✿... حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا اپنی بہنوں سے نیک سلوک
- ✿... کن سے صلۂ رحمی کرنا واجب ہے؟

پیشکش

اسلامک ریسرچ سنٹر (اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی مسجد میں حاضری کی سَعَادَت ملے تو اِعْتِکَاف کی نیت کر لیا کریں تا کہ اِعْتِکَاف کا ثواب بھی ملتا رہے اور ضرورت پڑنے پر کھانا، پینا اور سونا وغیرہ بھی جائز ہو جائے۔ مگر یہاں یہ بات بھی ذہن نشیں کر لیجیے کہ اِعْتِکَاف کی نیت کھانے، پینے یا سونے کے لیے نہ ہو بلکہ اس سے مقصود **صرف اللہ کریم کی رِضا** ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکَاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سوسکتا ہے)۔ اگر ممکن ہو تو اعتکاف کی نیت کر کے 12 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھ لیجئے یا اور کوئی نیک کام کر لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ ثواب بھی بڑھ جائے گا اور ساتھ ہی ساتھ مسجد میں کھانا، پینا اور سونا وغیرہ بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ محمد بن **عبداللہ** خیام سمرقندی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک روز راستہ بھول گیا، اچانک ایک صاحب نظر آئے اور مجھے اپنے ساتھ لے لیا۔ مجھے گمان ہوا شاید یہ حضرتِ خِضر عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔ میں نے پوچھا تو اُنہوں نے اپنا نام خضر بتایا،

ایک اور بزرگ بھی ساتھ تھے، ان کا نام پوچھا تو فرمایا: یہ حضرت **اِلیاس** عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔ میں نے عرض کی: **اللہ پاک آپ پر رَحمت فرمائے**، کیا آپ حضرات نے سرورِ کائنات، شَہَنشاہِ موجودات، صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **زیارت** کی ہے؟ جواب ہاں میں آیا تو میں نے عرض کی: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُنا ہوا کوئی ارشادِ پاک ہی بتادیجئے تاکہ میں آپ سے رِوایت کرسکوں۔ اُنہوں نے فرمایا: رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: جو شخص مجھ پر دُرُود پاک پڑھے اُس کا دل **نفاق** سے اِسی طرح پاک کیا جاتا ہے جس طرح پانی سے کپڑا پاک کیا جاتا ہے اور جو شخص **صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد** پڑھتا ہے تو وہ اپنے اوپر رَحمت کے **70** دروازے کھول لیتا ہے۔[1]

بے عدد اور بے عدد تسلیم | بے شمار اور بے شمار دُرُود
بیٹھتے اُٹھتے جاگتے سوتے | ہو الٰہی مرا شِعار دُرُود
جان نکلے تو اِس طرح نکلے | تجھ پہ اے غمزدوں کے یار دُرُود
دل میں جلوے بسے ہوئے تیرے | لب سے جاری ہو بار بار دُرُود[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[3] حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ جتنی اچھی نیتیں زیادہ ہوں گی اتنا ثواب بھی زیادہ ملے گا۔

---

1 ... اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۷۷، جَذْبُ الْقُلُوب ص ۲۳۵
2 ... ذوقِ نعت: ص ۱۲۴
3 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بَیان سُننے کی نیّتیں

اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لیے مکمل بیان سُنوں گا☆شیطان کے بھٹکانے سے بچنے کی کوشش کرتے ہوئے کان لگا کر توجہ سے بیان سنوں گا۔☆جو سنا اس پر عمل کی کوشش کروں گا۔☆**خدانخواستہ** کسی نے کوئی تکلیف پہنچائی تو صبر کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آج بیان کا موضوع ہے **"اپنی بہن سے نیک سلوک کیجئے"** جس میں ہم سنیں گے ✿ ایک خُراسانی شخص کے عذاب میں مُبتلا ہونے کا سبب کیا بنا؟ ✿ رشتہ توڑنے کی مَذمَّت ✿ اسلام میں خونی رشتوں کی کیا اَہمِیَّت ہے ✿ بہن بھائی کا آپس میں تعلق کیسا ہونا چاہیے؟ ✿ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خونی رشتوں سے تَعلّق کیسا تھا ✿ کن کن سے صلۂ رحمی کرنا واجب ہے؟ ✿ **رشتے داروں سے تعلقات توڑنے** کی کیا نحوست ہے؟ ✿ حضرت جابر بن **عبداللہ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا اپنی بہنوں کے ساتھ نیک سُلوک اور ان کے علاوہ مفید معلومات سننے کی سَعادت حاصِل کریں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بہن کا حق ادا نہ کرنے کی سزا

حضرت حامد بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک خُراسانی شخص 60 سال سے مکہ مکرمہ میں رہتا تھا اور بڑا ہی عابد و زاہد اور امانت دار شخص تھا، دن قرآنِ کریم کی

تلاوت میں اور تمام رات طواف کرنے میں گزارتا، لوگ اس کے پاس اپنی امانتیں رکھواتے تھے،، ایک نیک شخص کی اس سے دوستی تھی، ایک مرتبہ اُس نیک شخص نے کہیں سَفَر پر جاناتھا اس نے اپنے خراسانی دوست کو دس(10) ہزار دینار اَمانت کے طور پر دیئے اور سَفَر پر چلا گیا، جب سَفَر سے واپسی ہوئی تو پتا چلا کہ اُس خراسانی کا توانْتِقَال ہوچکا ہے، وہ نیک شخص خراسانی کے وارثوں کے پاس گیا اور اپنی اَمانت طَلَب کی ، انہوں نے لاعلمی کا اِظْہار کیا کہ ہمیں معلوم نہیں، اب یہ نیک شخص مکہ مکرمہ کے عُلَماکے پاس حاضِر ہوا اور اپنا واقعہ بیان کیا، عُلَمانے فرمایا ہمیں اللہ پاک کی رحمت سے اُمّید ہے مرحوم خراسانی جنّتی ہو گا اور جنّتیوں کی روحیں زَم زَم کنویں میں ہوتی ہیں، تم آدھی رات کے بعد زَم زَم کنویں کے اندر جھانک کر اس طرح آواز دینا: اے فلاں بن فلاں میری دی ہوئی اَمانَت کہاں ہے؟ آپ کو جواب مل جائے گا۔ اس نے ایسا ہی کیا اور 3 دن تک مسلسل کرتا رہا مگر زم زم کنویں سے جواب نہ آیا، اُس نیک شخص نے دوبارہ عُلَما سے رابطہ کیا۔ عُلَمائے کرام نےاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن پڑھا اور فرمایا: ہمارا خیال ہے شاید وہ دوزخی ہے۔ اب تمہیں یمن میں موجود بَرَہُوْت نامی کنویں پر جاکر ایسا ہی کہنا ہو گا کیونکہ اس میں جہنمیوں کی روحیں ہوتی ہیں اور وہ جہنم کے منہ پر ہے۔ یہ نیک شخص یمن پہنچا اور بَرَہُوْت نامی کنویں میں جھانک کر آواز دی: اے فلاں بن فلاں میں نے تمہیں اَمانَت دی تھی وہ کہاں ہے؟ تھوڑی دیر بعد اس خراسانی شخص کی آواز آتی ہے تو یہ نیک شخص افسوس اور پریشانی کے عالَم میں اس سے پوچھتا ہے: تم تو عبادت گزار اور دنیا سے بیزار شخص تھے۔ عذاب میں گرفتار ہو کر یہاں کیسے

آ گئے، خراسانی جواب دیتا ہے: میری عبادت تم پر ظاہر تھی مگر میرے ایک گناہ نے میری تمام عبادت کو ضائع کر کے مجھے عذاب میں مُبْتَلا کر دیا۔ میرا گناہ یہ تھا کہ میں نے اپنی ایک مَعْذُور بہن سے لاپرواہی برتتے ہوئے قَطْعِ رِحْمی یعنی رشتہ توڑے رکھا، نہ مجھے بہن کی فکر ہوئی نہ ہی میں نے کسی سے اس کے بارے میں پوچھا۔ جب میں مر گیا تو اللہ پاک نے اسی بات پر میری پکڑ فرمائی اور ارشاد فرمایا: تُو اپنی بہن کو کیسے بھُول گیا، اس کے پاس کپڑے نہیں تھے اور تُو کپڑے پہنے زندگی گزارتا رہا، وہ بھوکی رہتی اور تُو پیٹ بھر کر کھاتا تھا، وہ پیاسی رہتی اور تُو پی کر خوب سیراب ہوتا تھا، مجھے اپنی عزّت و جلال کی قسم! میں رشتہ داری کاٹنے والے پر رحم نہیں کروں گا۔ اسے لے جاؤ اور بَرَہُوت کے کنوئیں میں ڈال دو۔ پس حضرت ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھے اس کنوئیں میں ڈال دیا اور اب مجھے عذاب دیا جا رہا ہے۔ اے میرے بھائی! تم میری بہن کے پاس جا کر میرے لئے معافی کی درخواست کرو اور مجھے اس عذاب سے نجات پانے کی کوئی صُورت نکالو، ہو سکتا ہے اللہ پاک مجھ پر رحم فرمادے کیونکہ اس کی بارگاہ میں رشتہ داری کاٹنے کے علاوہ میرا کوئی گناہ نہیں ہے۔

اس نیک شخص نے پوچھا میری اَمانت کہاں ہے؟ خراسانی نے کہا میرے مکان کے فلاں کونے میں دَفْن ہے، جا کر وہاں سے نکال لو چنانچہ اس نیک شخص نے اس مکان میں بتائی ہوئی جگہ کھود کر اپنی امانت نکال لی اور خراسانی کی بہن کی تلاش میں اس کے آبائی علاقے کی طرف نکل پڑا اور معلومات حاصل کر کے اس مَعْذُور بہن تک پہنچ گیا اور سارا ماجرا سنا دیا۔ یہ واقعہ سن کر بہن رونے لگی، نیک شخص نے اسے

بھائی کے لیے دُعا کرنے کا کہا تو وہ اپنی محتاجی کی شِکایَت کرنے لگی، نیک شخص نے اس کی ضروریات پوری کیں، بہن خوش ہوگئی، اب یہ شخص واپس مکہ مکرمہ میں لوٹ آیا تو یہ دیکھنے کے لیے کہ اس شخص کو عذاب سے رہائی ملی یا نہیں۔ ایک روز زَم زَم کنویں میں آواز دی تو مرحوم خراسانی نے جواب دیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بَرْہُوت کنویں سے نجات مل گئی ہے اور اب میں زم زم کنویں میں امن وچین سے ہوں۔[1]

یا الٰہی رشتہ داروں سے کروں حسنِ سلوک	قطعِ رحمی سے بچوں اس میں کروں نہ بھُول چُوک

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رشتہ توڑنے کی مذمت

پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! بہن کے ساتھ اچھا سُلُوک نہ کرنے کی وجہ سے اس خراسانی شخص کی اتنی عبادت کے باوجود اس کی ایک عمل پر پکڑ ہوگئی اور وہ عبادت بھی وہ جو مکہ میں کی جہاں کی ایک نیکی ایک لاکھ نیکی کے برابر ہے۔ اور عبادت میں کیئے گئے اعمال بھی کیسے کہ دن بھر کی تلاوت اور ساری ساری رات کا طواف اسے **اللہ** پاک کی پکڑ سے بچا نہ سکا۔ لہٰذا یاد رکھئے! **اللہ** پاک کی کس کے بارے میں کیا خفیہ تدبیر ہے ہم نہیں جانتے، وہ کس عمل کے سبب بخش دے اور کس گناہ پر پکڑ فرمالے ہمیں اس کا علم نہیں۔ بیان کردہ حکایت سے پتہ چلا کہ ایک نیک بندے کی سالہا سال کی عبادت کے باوجود فقط قطعِ رحمی یعنی بہن کی دیکھ بھال سے لاپرواہی کے گناہ کی وجہ سے عذاب کے کنویں میں قید کرلیا گیا۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ رشتے

---

[1]... شرح الصدور، الباب التاسع والثلاثون، ص۱۷۸، حکایت: ۴۷ بتغیر قلیل

کاٹنے کا گناہ آج ہمارے معاشرے میں ایک **تکلیف دہ بیماری** بن چکا ہے۔اس سے چھٹکارے کی بظاہر کوئی صورت بھی نظر نہیں آتی۔کوئی اپنے باپ سے ٹکرایا ہوا ہے تو کسی نے ماں سے لڑ کر اپنا گھر الگ بسایا ہوا ہے۔کوئی اپنے بھائی سے بگاڑ کر اپنا گھر اُجاڑ بیٹھا ہے۔توکوئی اپنی سگی بہن سے بگاڑ بیٹھا ہے۔کسی کی غیروں سے تو اچھی طرح بنی ہوئی ہے مگر خالہ ماموں سے ٹھنی ہوئی ہے۔چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے آج رشتہ کاٹ دیا جاتا ہے۔

اے عاشقانِ رسول !خراسانی شخص والے واقعے میں ہمارے لئے بہت عبرت ہے،یادرکھئے!ہر رشتہ دار سے تَعلّق قائم رکھنا شرعًاواجِب ہے

اور ان سے لاپرواہی اختیار کرنا،ان سے میل جول نہ رکھنا،خود مال دار ہونے اور ان کے غریب ہونے کی صورت میں ان کی ضروریات کا خیال نہ رکھنا بہن فاقے برداشت کرے اور بھائی ہوٹلز کے کھانوں کے مزے لے، بہن مال نہ ہونے کی وجہ سے بچیوں کی شادی نہ کرپائے اور بھائی اپنے بیٹوں کی شادیوں پر ڈھیروں ڈھیر خرچ کرے،بہن پرانے کپڑے پہنے اور بھائی ہر روز نئے کپڑے پہنے،بہن اچھے کپڑے پہننے کے لیے ترسے اور بھائی دوسروں کو مہنگے مہنگے لباس تحفے میں دے،بہن کے پاس بیماری کا علاج کروانے کے پیسے نہ ہوں اور بھائی اپنی سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ میں پیسوں کو پانی کی طرح بہارہا ہو،بیوہ یا غریب بہن اپنے بچوں کو پالنے کے لیے گھروں کے برتن دھونے یا کسی آفس میں کام کرنے پر مجبور ہو یا گھر بیٹھ کر ٹیوشن پڑھائے یا سلائی کرکے اپنا گزارا کرے اور بھائی شادی کی سالگرہ(Anniversary)منارہا ہو۔بہن پیسے

نہ ہونے کی وجہ سے گھر میں ہی بیماری سے رو رہی ہو اور بھائی اپنے دوستوں کی محفل میں قہقہے لگا رہا ہو۔ یہ اسلام کو پسند نہیں بلکہ اسلام اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ اگر تمہارے بہن بھائی محتاج ہوں اور تمہیں **اللہ** پاک نے مال و دولت سے نوازا ہو تو بھائیوں اور بہنوں کی وراثت کے مطابق کَفالَت کرنا واجِب ہے۔

اپنے رشتے داروں سے تَعَلُّق رکھنا اتنا اہم ہے کہ تمام شریعتوں میں اس کا مُسْتَقِل حکم اور تمام اُمتوں پر اسے واجِب ٹھہرایا گیا ہے۔ **اللہ** پاک کے پیارے نبی حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد سے توحید پر اِیمان لانے اور والدین سے اچھے سُلُوک کے بعد قریبی رشتوں داروں سے صلہ رحمی کا وعدہ لیا گیا۔ چنانچہ پارہ 1، سُورۂ بقرہ کی آیت نمبر 83 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ۫ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِی الْقُرْبٰى (پ1، البقرة:83)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ **اللہ** کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں سے۔

اسلام میں رشتوں کی اہمیت

یہ آیت اس بات پر دلیل ہے کہ خونی رشتوں کا لِحَاظ کس قدر اہم ہے کہ اسلام سے قبل بھی اس رشتے کو مضبوط رکھنے کے لیے **اللہ** پاک نے اپنے نبیوں کے ذریعے اس پر عَمَل کرنے کا وعدہ لیا اور **اللہ** پاک نے قرآن کریم میں بھی جگہ بہ جگہ اس کا تذکرہ فرمایا اور خونی رشتوں کا اِحْتِرام کرنے کا حکم دیا اور صلہ رحمی کرنے والوں کو **اللہ** کے عذاب سے خوف رکھنے والے فرمایا گیا۔ جیسا کہ پارہ 13، سُورۂ رَعْد کی

آیت نمبر 21 میں اِرشَاد ہوتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ یَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِؕ﴿۲۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جوڑتے ہیں اسے جس کے جوڑنے کا **اللہ** نے حکم دیا اور اپنے رب سے ڈرتے اور حساب کی برائی سے اندیشہ رکھتے ہیں۔

تفسیر صراطُ الجنان میں اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر کی مناسبت سے ترغیب کے لئے چند اَحادیث بیان کی گئی ہیں، آیئے! ہم بھی سُنتے ہیں:

میرے آقا دوعالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ❁ رشتہ داری توڑنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔[1] ❁ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں رہتا ہے تو اللہ پاک اس کی حاجت روائی میں رہتا ہے ❁ جو دوسرے بھائی سے تکلیف دور کرتا ہے اللہ پاک قیامت کے دن اس کی تکلیف دور فرمائے گا[2] ❁ رشتہ داروں سے اچھا سلوک رزق میں کثرت اور عمر میں برکت کا باعث ہے۔[3] ❁ رشتہ کے ساتھ اچھا برتاؤ یہ ہے کہ جب اس سے رشتہ توڑا جائے تو وہ اسے جوڑے۔[4]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! اسلام ایسا پیارا دین ہے کہ جس کے احکام آسان اور اس میں زندگی کا پورا نظام بنا ہوا ہے۔ اس میں عَمَل چھوٹا ہے مگر اس کا ثواب زیادہ ہے۔

1 ... بخاری، کتاب الادب، باب اثم القاطع، ۴/۹۷، الحدیث: ۵۹۸۴

2 ... بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب لا یظلم المسلم المسلم ولا یسلمه، ۲/۱۲۶، الحدیث: ۲۴۴۲

3 ... بخاری، کتاب الادب، باب من بسط له فی الرزق بصلة الرحم، ۴/۹۷، الحدیث: ۵۹۸۵

4 ... بخاری، کتاب الادب، باب لیس الواصل بالمکافیٔ، ۴/۹۸، الحدیث: ۵۹۹۱

اسلام میں ماں کے پیٹ میں آنے کے وقت سے لے کر قَبْر میں جانے تک کا پورا نظام ہے، زندگی کے ہر شعبہ کے قوانین اس میں موجود ہیں۔ بچے کو دودھ پلانا، دودھ چھڑانا، پرورش کرنا، تعلیم، روزگار، شادی، غمی خوشی کے سارے اَحْکام تفصیل کے ساتھ بیان کر دیئے۔ امیر غریب، سلطان وزیر، دنیا کو چھوڑنے والا اور بیوی بچوں والا سب کے لیے قانون بنا دیئے۔ اس کے ساتھ اسلام کے احکام نہایت ہی آسان کہ جس پر ہر شخص عمل کر سکے۔ اسلامی قانون ایسے ٹھوس، مکمل اور ناقابلِ تبدیلی ہیں جن کی مثال نہیں ملتی۔

اسلام اور خاندانی نظام

پیارے اسلامی بھائیو! دین اسلام کی یہ خُصُوصِیَّت ہے کہ زندگی کا کوئی بھی مرحلہ ہو، اسلام نے اپنے کسی بھی حکم میں یہ اِحْسَاس نہیں ہونے دیا کہ اس نے کسی شخص یا زندگی کے کسی پہلو کو نَظَر انداز کیا ہو، یا کسی کی پہچان کو ختم کرنے کی کوشِش کی ہو۔ اسلام نے خاندانی نظام کو مضبوط رکھنے کے ایسے احکام بیان فرمائے ہیں کہ جنہیں کرنے سے نہ صرف خاندان مضبوط رہتا ہے بلکہ معاشرہ بھی مضبوط ہو جاتا ہے کیونکہ خاندان ہی معاشرے کا بنیادی جز ہے، جس کی مَضْبُوطی معاشرے کی مَضْبُوطی ہے، اسلام نے جہاں اولاد کو والدین کے سامنے اُف تک نہ کرنے کا حکم دیا وہیں پر والدین پر اولاد کی مکمل تربیت کی ذمہ داری ڈالی گئی اور فرما دیا کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ میاں بیوی کے درمیان ہر ایک کی الگ الگ ذمہ داری ڈالی گئی اور فرمایا گیا کہ جس طرح عورتوں پر شوہروں کے حقوق کی ادائیگی واجِب ہے اسی طرح شوہروں پر عورتوں کے حقوق کی رِعَایَت لازِم

ہے اور مردوں کو فضیلت حاصل ہے۔ ایک گھرانے میں اگر والدین کے علاوہ یا والدین ہی میں کوئی نگران ہے اور بقیہ اس کے زیرِ کفالت ہیں تو حکم دیا گیا کہ جو حاکم اپنے ماتحتوں کے لیے دروازہ بند کرلیتا ہے **اللہ** پاک اپنی رحمت کے دروازے اس کے لیے بند کردیتا ہے[1] ایک طرف خرچ کرنے والوں کو ایسی ترغیب کہ فرمایا گیا پڑوسیوں کی وجہ سے شوربہ زیادہ بناؤ مگر دوسری طرف یہ بھی فرمادیا گیا کہ کسی کے آگے ہاتھ مت پھیلاؤ۔ کیونکہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ مردوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا تو دوسری طرف عورتوں کو اپنی زینت ظاہر نہ کرنے اور گھر سے باہر نہ نکلنے کا حکم دیا گیا۔ ایک طرف یہ حکم دیا گیا کہ تُہمت کی جگہ پر مت جاؤ تو دوسری طرف یہ بھی فرمایا گیا کہ کسی کے بارے میں بدگمانی مت کرو۔ بڑوں کو حکم کہ چھوٹوں سے شَفْقَت سے پیش آئیں تو چھوٹوں کو حکم کہ بڑوں کا ادب کریں۔

یہ ہے اسلام کا خاندانی نظام کہ جس کے تحت ہر ایک کے لیے ایسا پیارا اُصول بیان فرمادیا کہ ان پر عَمَل کرنے کی صورت میں آپس میں پیار و مَحبَّت کی وہ مثال قائم ہو سکتی ہے کہ لوگوں میں باہمی جھگڑا، بغض و کینہ، حسد و تکبر اور ایک دوسرے کی جان لینے کی مَذمُوم وارداتیں ختم ہو جائیں اور ہر گھر امن کا گہوارہ بن جائے۔

آیئے اب سنتے ہیں کہ ہمارے بُزُرگانِ دِین کا خاندانی نظام کیسا ہوتا تھا اور ان کا اپنے خونی رشتوں داروں سے تَعلّق کیسا تھا؟۔

بہن بھائی کا باہمی تعلق کیسا ہو

[1]...ترمذی ابواب الاحکام ص ۲۲۷

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی اپنے بھائی سے مَحَبَّت دیکھیے کہ ان کے لیے دُعا فرما رہے ہیں، جس کا ذکر ربِّ کریم نے اپنے کلامِ پاک میں فرمایا: پارہ 9، سورۂ اَعْراف کی آیت نمبر 151 میں ارشاد ہوتا ہے:

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِاَخِیْ وَ اَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ ﳲ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۠ (۱۵۱)

ترجمۂ کنز الایمان: عرض کی اے رب میرے مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت کے اندر لے لے اور تُو سب مِہر (رحم کرنے) والوں سے بڑھ کر مہر والا۔

تفسیر صراطُ الجنان میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھا ہے کہ یہ **دُعائے مغفرت** اُمّت کی تعلیم کے لئے ہے، ورنہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گناہوں سے پاک ہوتے ہیں اس لئے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے بھائی کو اس دعا میں شامل فرمایا حالانکہ ان سے کوئی کوتاہی سرزد نہ ہوئی تھی۔ اس دعا میں حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی **دِلجوئی اور قوم کے سامنے ان کے اِکرام کا اظہار** بھی مقصود تھا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام سے ان کے بھائیوں نے جو رویہ اختیار کیا وہ کس قدر تکلیف دہ تھا مگر آپ نے **اِنْتِقَام** لینے کی بجائے معاف کرنے سے کام لیا چنانچہ پارہ 13، سُورۂ یُوسُف کی آیت نمبر 92 میں ارشاد ہوتا ہے:

قَالَ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَؕ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ٘ وَ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ (۹۲)

ترجمۂ کنز الایمان: کہا آج تم پر کچھ ملامت نہیں **اللہ** تمہیں معاف کرے اور وہ سب مہربانوں

سے بڑھ کر مہربان ہے۔

حدیثِ مبارکہ میں ہے: جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں اور اس نے ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا اور ان کے بارے میں **اللہ** پاک سے ڈرتا رہا تو اسے جنّت ملے گی۔[1] بلکہ ایک مرتبہ تو چاروں انگلیاں جوڑ کر جنّت میں رفاقت کی خوشخبری سنائی: ایسا شخص جنت میں میرے ساتھ یوں ہو گا۔[2]

ہو بہرِ ضیاء نظرِ کرم سُوئے گنہگار	جنّت میں پڑوسی مجھے آقا کا بنا دے

حضرت جابر کا اپنی بہنوں کے ساتھ سُلُوک

اے عاشقانِ رسول! سنا آپ نے! بہنوں سے اچھا برتاؤ کرنے کے سَبَب جنت ہی نہیں ملے گی بلکہ جنت میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ بھی ملے گا۔ بعض صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے تو اپنی بہنوں کی خاطر بڑی بڑی قربانیاں بھی دی ہیں جیسا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے محض اپنی 9 یا 7 بہنوں کی دیکھ بال، ان کی کنگھی چوٹی اور اچھی تربیت کی خاطر ایک بیوہ عورت سے نکاح کیا۔ جب رسولِ اکرم، نبی مکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سنا تو آپ نے برکت کی دعا فرمائی۔[3]

مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خوش دلی سے دو لڑکیوں کو پال دینا خواہ

---

1 ...ترمذی، ۳/۳۶۷، حدیث: ۱۹۲۳

2 ...مسند احمد، ۴/۳۱۳، حدیث: ۱۲۵۹۴

3 ...مسلم، کتاب الرضاع، باب استباب البکر، حدیث: ۳۶۴۱

اپنی بیٹیاں ہوں یا بہنیں ہوں یا یتیمہ بچیاں، قیامت میں حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قُرب کا ذریعہ ہے اور جسے اس دن حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب نصیب ہو جائے اسے سب کچھ مل جائے۔[1]

گر محمد کا ساتھ ہو جائے | پھر تو سمجھو نجات ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنی رضاعی بہن سے اچھا سلوک

پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو بہنوں کے ساتھ اچھے سُلُوک کا جذبہ جس در سے ملا، اُس کے بھی کیا کہنے! یعنی میرے پیارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ شان تھی کہ جنگ اَوطاس میں جب دشمن کو شِکَسْت ہوئی تو جنگی قیدیوں میں حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رَضاعی بہن اور حضرت سیدہ حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی صاحبزادی حضرت سیّدہ شِیْمَاء رَضِیَ اللہُ عَنْہا بھی گرفتار ہوئیں، جب انہیں شناخت کے لیے آپ کی بارگاہ میں حاضر کیا گیا تو انہیں پہچان کر جوشِ محبت میں آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور آپ نے اپنی چادر مبارک زمین پر بچھا کر انہیں بٹھایا اور پھر کچھ اونٹ اور بکریاں دے کر ارشاد فرمایا: تم آزاد ہو، اگر تمہارا جی چاہے تو میرے پاس رہو اور اگر اپنے گھر جانا چاہو تو میں تمہیں وہاں پہنچا دیتا ہوں۔ انہوں نے اپنے گھر جانے کی خواہش ظاہر کی تو انتہائی عزت و اِحْتِرام کے ساتھ انہیں ان کے قبیلے میں پہنچا دیا گیا۔[2]

---

1 ...مراٰۃ المناجیح، ۶/۵۴۶

2 ...شرح الزرقانی، المقصد الاول، الفصل غزوۃ اوطاس، ۳/۵۳۴ ملخصاً

سُنّتوں کی بہاریں عطا	یاحبیبِ خدا کیجئے
بھائیو! گر سکوں چاہیے	سُنّتوں پر چلا کیجئے[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً بہن بھائی کا آپس میں تَعلّق ویسا ہی ہونا چاہیے جیسا کہ شَریعت نے ہمیں رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اسلام کی تعلیمات یہ بھی ہیں کہ بڑے چھوٹوں پر شَفْقَت کریں اور چھوٹے بڑوں کا ادب کریں۔

حضرت **عبداللہ** بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما فرماتے ہیں: **اللہ** پاک کے آخری نبی، محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو مخاطب کرکے فرمایا بتاؤ وہ کون سا دَرَخْت ہے جس کے پتے نہیں گِرتے اور وہ مومن کی مثل ہے۔ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بیٹے حضرت عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی وہاں موجود تھے، یہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں اس کا جواب آیا کہ وہ کھجور کا دَرَخْت ہے لیکن میں نے بڑے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی موجودگی میں جواب دینا مناسب نہیں سمجھا اور خاموش رہا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود ہی جواب ارشاد فرمایا کہ وہ کھجور کا دَرَخْت ہے۔ واپسی پر میں نے اپنے والد حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے سوال کے جواب کے بارے میں بتایا کہ مجھے اس سوال کا جواب آتا تھا لیکن میں آپ لوگوں کے ادب کی وجہ سے خاموش رہا۔[2]

---

1 ...وسائل بخشش (مُرمّم)، ص۵۰۶

2 ...ترمذی، کتاب الامثال، ماجاء فی مثل المؤمن...الخ، ج۴، ص۳۹۶، حدیث:۲۸۷۶۔

یہ تھی ہمارے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی تعلیم اور بڑوں کا ادب کہ بات معلوم ہونے کے باوجود بڑوں کا ادب کیا اور جواب نہ دیا کہ کہیں بڑوں کو شَرْمِنْدَگی نہ اٹھانی پڑے۔ چھوٹے اتنا ادب واِحْتِرام کرتے کہ ان کی موجودگی میں مَحْفِل میں بولنا بھی بے ادبی تَصَوُّر کرتے۔ مگر **افسوس!** آج بڑوں اور چھوٹوں کے درمیان محبت و ادب ویسا نہیں ہے۔ آج ہمارے درمیان بڑوں اور چھوٹوں میں ایسی حَیا کی مثالیں کم ہی نظر آتی ہیں۔ نہ چھوٹوں میں بڑوں کا ادب ہے اور نہ بڑوں میں چھوٹوں پر شَفْقَت ہے۔

اے عاشقانِ رسول! کیا آپ جانتے ہیں: ہم میں چھوٹے بڑے کی تمیز کیوں ختم ہوگئی ہے؟ کیوں چھوٹے بڑوں کا ادب اور بڑے چھوٹوں سے محبت نہیں کرتے، اس کی سب سے بڑی وجہ **دِین اسلام اور اس کی تعلیمات سے دُوری** ہے۔ ہم اپنی اولاد کو دنیاوی لوگوں سے بات کرنے اور معاشرے میں اپنا درجہ بڑا رکھنے کے لیے مہنگے اسکولوں میں دنیاوی تعلیم تو دلواتے ہیں مگر آخرت میں کامیابی کے لیے اور زندگی کے اسلامی مقصد کے لیے اسے دینی تعلیم نہیں دلواتے۔ ہم انہیں دنیا میں کامیاب کاروبار کرنے اور اپنی زندگی خوشحال گزارنے کے لیے تعلیم اور ڈِپلومے تو دلواتے ہیں **مگر قَبْر** کے اِمْتِحَان میں کامیابی اور آخرت میں جنت کے حُصُول کے لیے نماز کی تعلیم اور اپنے فرائض کی بنیادی تعلیم سے محروم رکھتے ہیں۔ ہمارا فوکس دُنْیاوِی جاب (Job) تو ہے مگر فرائض وواجبات ہم بُھلائے بیٹھے ہیں۔ ہمیں دنیاوی چیزوں کی مکمل معلومات تو ہیں مگر شرعی احکامات کا ہمیں علم نہیں۔

یاد رکھیے! دنیا کی ساری کامیابیاں اسلام کی تعلیمات میں پوشیدہ ہیں۔ اسلامی

تعلیم ہی وہ تعلیم ہے جو دنیا میں بھی کامیاب بناتی ہے اور آخرت میں بھی کامیابی دلواتی ہے۔ آج عام طور پر دنیاوی تعلیم حاصل کرنے کا بڑا مقصد مال کا حُصُول ہے جبکہ دین اسلام کی تعلیم یہ فرماتی ہے کہ تم اپنے خونی رشتے داروں کے ساتھ نیک برتاؤ کرو **اللہ** پاک تمہارا رِزْق بڑھادے گا۔ زیادہ دیر زندہ رہنے اور زندگی سے لطف اٹھانے کے لیے ورزش اور مُخْتَلِف غذاؤں کا سہارا لیا جاتا ہے مگر اسلام کی تعلیمات یہ ہیں کہ اپنے خونی رشتوں سے اچھا سُلُوک کرو تمہاری عمر میں بَرَکَت ڈال دی جائے گی۔ آج مال کی خاطر بہن بھائیوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے مگر اسلام کی تعلیمات یہ ہیں کہ بہن بھائیوں سے تَعَلُّق رکھو تمہارے مال میں بَرَکَت ڈال دی جائے گی۔ آج معاشی طور پر مضبوط ہونے کے لیے اپنے قریبی رشتوں سے تَعَلُّق توڑ لیا جاتا ہے اور خود اکیلے رہ کر ڈپریشن اور طرح طرح کی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں جبکہ اسلامی تعلیم پر عمل کرنے والے اپنے رشتوں کو جوڑ کر اپنے رِزْق و عمر میں بَرَکَت پانے کے ساتھ ساتھ ان ہلاک کرنے والی بیماریوں سے بھی دُور رہتے ہیں۔ آج جس دنیا کو حاصل کرنے کے لیے رات دن ایک کرکے اور اپنے بہن بھائیوں سے تَعَلُّق توڑ کر خوب مال و دولت حاصِل کر لیتے ہیں مگر بے سکونی اور بڑی بڑی بیماریوں میں مُبْتَلا بھی ہو جاتے ہیں۔ اسی دنیا کے دنیاوی دانشور اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ انسان اپنے خونی رشتوں سے دور رہ کر طرح طرح کی بیماریوں کا شِکار ہو گیا ہے۔ اسی وجہ سے لوگوں میں عدمِ بَرْدَاشْت اور تنہائی کا اِحْسَاس تیزی سے پھیل رہا ہے اور لوگ ایک دوسرے سے بہت جلد جھگڑا کر لیتے ہیں۔ یہ جب تک اپنے خاندانی نظام کے ساتھ زندگی گزار رہا تھا تب تک یہ بے سکونی اور طرح طرح کی نئی بیماریوں سے

بچا ہوا تھا مگر جب اس نے اس نظام سے منہ موڑ کر اپنی الگ سے زندگی بسر کرنا شروع کی تب سے اسے طرح طرح کی بیماریوں نے جکڑ لیا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! آیئے ہم اسلام کے احکام کو تھام لیں کہ اسی میں دونوں جہاں کی بھلائیاں ہیں۔ آیئے ہم دل سے بُغض و کینہ کو دُور کر کے اپنے خونی رشتوں سے تَعَلُّق کو قائم کریں کہ ❀ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے سے **اللہ پاک کی رضا** حاصِل ہوتی ہے۔ ❀ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے سے **لوگوں کی خوشی** کا سبب ہے۔ ❀ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے سے **فرشتے خوش** ہوتے ہیں ❀ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے والے کی **تعریف** کی جاتی ہے ❀ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے سے **شیطان کو رنج** پہنچتا ہے ❀ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے سے **عمر بڑھتی** ہے ❀ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے سے **رزق میں بَرَکت** ہوتی ہے ❀ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے سے **فوت ہو جانے والے** مسلمان باپ دادا خوش ہوتے ہیں ❀ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے سے آپس میں **محبت بڑھتی** ہے ❀ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے سے وفات کے بعد **ثواب میں اضافہ** ہو جاتا ہے، کیونکہ جب لوگوں کو اس کا اِحسان یاد آتا ہے تو لوگ اس کے حق میں **دُعائے خیر** کرتے ہیں۔[1] ❀ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے کا **ثواب** جلد ملتا ہے ❀ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا قِیامت کے دن حساب سے **بچائے** گا۔ ❀ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے سے **اچھی موت** نصیب

---

1 ...تنبیہ الغافِلین، باب صلۃ الرحم، ص73

ہو گیا ور رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے والا قِیامَت کے دن عرش کے سائے میں ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

اے عاشقانِ رسول! ہم نے سنا کہ **صلہ رحمی کرنا واجب ہے یعنی** رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا واجِب ہے اور اس کے بہت سے فوائد ہیں۔ آیئے اب سنتے ہیں کہ یہ رشتہ داروں سے اچھا سلوک ہے کیا؟

امیر اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ رشتے داروں کے ساتھ اچھے سُلُوک کی بہت پیاری وضاحت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: **صلۂ رِحمی** (یعنی رِشتے داروں کے ساتھ سُلُوک) کی مُخْتَلِف صورَتیں ہیں، اِن کو ہدیہ و تحفہ دینا اور اگر ان کو کسی بات میں تمہاری امداد درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مَدَد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی مُلاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا[1] ہے۔

رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا واجب ہے

اے عاشقانِ رسول! شَرِیعَت نے درجہ بدرجہ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، جس سے جتنا قریبی رشتہ ہے اس کے ساتھ اتنا ہی زیادہ صلہ رحمی کا حکم دیا گیا ہے، عَلَّامَہ یحیٰ بن شَرَف نَوَوِی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ حسنِ سُلُوک کے سب سے زیادہ مُسْتَحِق افراد کی ترتیب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حسن سُلُوک کی سب سے زیادہ حقدار ماں ہے، پھر باپ، پھر اولاد پھر دادا اور دادی، پھر بہن اور

[1]... احترام مسلم، ص34، بحوالہ (دُرر ج1 ص323)

بھائی، پھر تمام خونی رشتہ دار یعنی چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ۔ اب ان میں سے جن سے جتنا قریبی تَعَلُّق ہے اسے دوسروں پر ترجیح حاصِل ہو گی۔ ایسے رشتے دار جن کا تَعَلُّق ماں اور باپ دونوں کے ساتھ ہے، انہیں ان رشتہ داروں پر ترجیح دیں گے جن کا تَعَلُّق فقط ماں یا فقط باپ کے ساتھ ہے۔ اس کے بعد چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ کی اولاد، پھر ان کے بعد سُسرالی رشتہ داروں کا حق ہے۔ پھر دَرْجَہ بَدَرَجَہ دوست کا حق ہے پھر پڑوسی کا حق ہے۔ لیکن دُور کے رہنے والے رشتہ دار کو پڑوسی پر ترجیح دیں گے اور اگر قریبی رشتہ دار دوسرے شہر میں رہتا ہو تو اسے بھی اجنبی پڑوسی پر مقدم کریں گے اور پھر شوہر بیوی کے اور بیوی شوہر کے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سُلُوک کرے۔ (1)

رشتے داروں کے ساتھ تعلقات توڑنے کی نحوست

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح صلہ رحمی کرنے پر طرح طرح کے اِنْعَامَات ہیں اسی طرح رشتوں کو توڑنے پر بھی طرح طرح کی وعیدیں ہیں۔ پارہ 13، سورۂ رعد کی آیت نمبر 25 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ یَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِۙ اُولٰٓىٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۲۵

ترجمۂ کنز الایمان: اور جس کے جوڑنے کو **اللہ** نے فرمایا اسے قطع کرتے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ان کا حِصّہ لعنت ہی ہے اور ان کا نصیبہ برا گھر۔

(1) ... شرح مسلم للنووی، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب بر الوالدین وانھما احق بہ، 103/8، جزء 16۔

تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: جو لوگ اللہ پاک نے جو صلہ رحمی کرنے اور رشتہ داری جوڑنے کا حکم دیا ہے اسے توڑتے ہیں، کفر اور گناہوں کا ارتکاب کر کے زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، ان کے لئے قیامت کے دن اللہ پاک کی رحمت سے دُوری ہے اور اُن کیلئے بُرا گھر یعنی جہنم ہے۔[1]

اللہ پاک قرآن پاک کے پارہ 4 سورۂ نساء کی پہلی آیت میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ (پ۴، النساء:۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور **اللہ** سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو۔

پیارے اسلامی بھائیو! رشتہ داروں سے تَعلّق توڑنے میں کوئی بھلائی نہیں بلکہ نُقْصَان ہی نُقْصَان ہے۔ اور یہ اتنا اہم کام ہے کہ اس کے بارے میں کل بروزِ قِیامَت سوال ہو گا کہ کیا اپنے خونی رشتوں داروں سے تَعلّق قائم رکھا؟

یاد رکھیے! شرعی طور پر قطع تعلقی کسی بھی مسلمان سے جائز نہیں ہے ہاں رشتہ داروں سے قطع تعلقی زیادہ سخت ہے۔ اپنے رشتہ داروں سے تَعلّق توڑنے والا کتنا بدنصیب ہے، اس کا اندازہ اس حدیثِ مبارکہ سے لگائیے جس میں فرمایا گیا کہ **اللہ** پاک کے محبوب، دو عالَم کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ رشتہ داروں سے قَطْعِ رِحْمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ ایک اور حدیثِ مُبارَکہ میں ہے کہ وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سُونگھ سکے گا۔

رشتہ داروں سے تَعلّق ختم کرنے والا ایسا بدبخت ہے کہ اس پر آسمان کے دروازے

[1]... خازن، الرعد، تحت الآیۃ:۲۵، ۳/ ۶۵-۶۴، ملخصاً

بند کر دیئے جاتے ہیں۔ رشتہ داروں سے تَعَلُّق توڑنے والے کو صحابہ کرام اپنی مجلس سے نکال دیا کرتے تھے جیسا کہ حدیثِ مبارکہ میں ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ایک بار صبح کے وقت مجلس میں تشریف فرما تھے کہ فرمایا: میں رشتہ توڑنے والے کو اللہ پاک کی قسم دیتا ہوں کہ وہ یہاں سے اٹھ جائے تاکہ ہم اللہ پاک سے مَغْفِرَت کی دعا کریں، کیونکہ رشتہ توڑنے والے پر آسمان کے دروازے بند رہتے ہیں۔[1] یعنی اگر وہ یہاں موجود رہے گا تو رحمت نہیں اُترے گی اور ہماری دُعا قبول نہیں ہو گی۔

اَللہُ اَکْبَر! ہم اللہ پاک کی پناہ مانگتے ہیں اور اس سے عَافِیَّت طَلَب کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ایسے جُرْم سے مَحْفُوظ رکھے اور اپنی رحمت کے دروازے ہم پر بند نہ فرمائے۔ آمین۔

اے عاشقانِ صحابہ واہلبیت! لرز جایئے اور اگر ہم اس گناہ میں مُبْتَلا ہیں تو اس سے توبہ کر لیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی نُحُوسَت کی وجہ سے دنیا میں بھی عذاب کے شِکار ہوں اور آخِرَت بھی برباد ہو جائیں، قَطْعِ رِحْمی کرنے والے پر رحمت نازل نہیں ہوتی

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سنا کہ صلہ رحمی اللہ پاک کو پسند اور اللہ پاک کی رحمت کا ذریعہ ہے جبکہ قَطْعِ رِحْمی اللہ پاک کو ناپسند اور اس کے عذاب کو دعوت دینا ہے۔ خود کو اللہ پاک کی رحمت کے حق دار بنانے اور اللہ پاک کے عذاب سے بچانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ یہ دینی ماحول آپ کو صلہ رحمی کرنے والا بھی بنائے گا اور قَطْعِ رِحْمی سے بچنے والا بھی بنائے گا۔ یہ ایسا

---

[1] ...معجم کبیر، باب العین، عبداللہ بن مسعود الھذلی...الخ، ۱۵۸/۹، حدیث: ۸۷۹۳

پیارا دینی ماحول ہے کہ جس میں آکر کروڑوں لوگوں کی زندگیاں عشقِ رسول میں بدل گئیں اور وہ سنتِ رسول کے پابند بن گئے، اس ماحول کی بَرَکت سے رشتے داروں سے تَعَلّق توڑنے والے انہی رشتے داروں سے محبت کرنے والے بن گئے بلکہ لوگوں کو اس بات کا درس دینے لگ گئے۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام تفسیر سُننے، سُنانے کا حلقہ

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اپنے اندر حسنِ سُلُوک کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہوجایئے اور 12 دینی کاموں میں بَڑھ چَڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ 12 دینی کاموں میں سے روزانہ کا ایک دینی کام "**تفسیر سُننے، سُنانے کا حلقہ**" بھی ہے۔ نمازِ فجر کے بعد مساجد میں روزانہ (3) آیات کی تلاوت مع ترجَمۂ کنز الایمان اور تفسیر خزائنُ العرفان، تفسیر نُور العرفان یا تفسیر صِرَاطُ الجِنَان سے کم و بیش 2 صفحات، درسِ فیضانِ سُنَّت، منظوم شجرۂ قادِریہ رَضَویہ عطاریہ پڑھنے اور سننے کا معمول ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس حلقے کی بَرَکت سے مسجد میں بیٹھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ اس حلقے کی بَرَکت سے تِلاوتِ قُرآن کرنے اور سُننے کا شَرَف حاصِل ہوتا ہے۔ قُرآنِ کریم کو ترجمہ و تفسیر کے ساتھ سمجھنے کا بہترین موقع ملتا ہے۔ اِشراق و چاشت کے نوافِل پڑھنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِم کے ذِکْرِ خیر پر مشتمل شجرہ شریف پڑھنے سُننے کا شَرَف حاصِل ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِم کے ذِکْرِ خیر پر مشتمل اِس مُبارَک شَجرے کی بَرَکت سے کئی عاشِقانِ رسول کی دعائیں قبول ہوتی، مصیبتوں اور

پریشانیوں سے چھٹکارا نصیب ہوتا اور اٹکے ہوئے کام بن جاتے ہیں۔

آیئے! بطورِ ترغیب ایک مدنی بہار سُنئے اور جھومئے، چُنانچہ

ویزے مل گئے

ایک اسلامی بھائی تقریباً 14 سال سے بیرونِ ملک میں مُقیم تھے، ایک بار اپنے کارخانے میں کام کرنے والوں کی ضَرورت پڑی۔ اُنہوں نے ویزوں کے لئے بار بار درخواستیں جمع کروائیں، مگر ویزے نہ مِل سکے۔ مُلازمین نہ ہونے کی وجہ سے اُنہیں نقصان اُٹھانا پڑ رہا تھا۔ ایک مَرتبہ پھر درخواست جمع کروائی، اِسی دوران ایک اسلامی بھائی کے مشورے پر انہوں نے شجرہ قادِریہ رَضَویہ عطاریہ سے دُعائیہ اَشعار کو بِلاناغہ پڑھنا شروع کر دیا۔ اس کی بَرَکت سے ان کا وہ کام حَیرت اَنگیز طور پر چند دنوں میں ہو گیا اور اُنہیں ویزے بھی مِل گئے۔

مُشکلیں حَل کر شَہِ مُشکِل کُشا کے واسطے | کر بلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسطے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآن ٹیچر ایپ (Application) کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! عاشقان رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے دنیا بھر میں سنتوں کا پیغام عام کرنے والے 107 شعبہ جات میں سے بعض شعبوں کو بعض شعبوں میں ضم کر کے 80 شعبہ جات بنا دیئے گئے ہیں اور یہ سب **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!** دینی کام کر رہے ہیں، انہی میں سے ایک شعبہ آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ (I.T Department) بھی ہے، اس شعبے نے عاشقانِ رسول کیلئے بہت ساری موبائل ایپلی کیشنز بنائی ہیں، ان

میں ایک کا نام "Quran Teacher" بھی ہے، اس اپلی کیشن کے ذریعے آپ 30 سے زائد دینی کورسز میں داخلہ لینے کے ساتھ ساتھ اپنے داخلے کا اسٹیٹس بھی چیک کر سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ کورسز کا مُختَصَر تعارف، اپنی رجسٹریشن کرنے کے بعد اپنی کلاس کی سرگرمیوں کی معلومات، کورسز سے مُتَعَلِّق تفصیلات اور **فیضان آن لائن اکیڈمی** کی اَپ ڈیٹس بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ آج ہی اپنے موبائل میں یہ ایپ انسٹال کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان جنت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سلام کرنے کی سنتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شَیْخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے سلام کرنے کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں: ☆ مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سُنّت ہے۔ ☆ مکتبۃُ المدینہ کی کتاب

[1] ...مشکاۃ، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحَہ 459 پر لکھے ہوئے شرعی مسئلے کا خلاصہ ہے: سلام کرتے وَقت دل میں یہ نِیَّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اُس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں اُن میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔[1] ☆دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے۔ ☆سلام میں پہل کرنا سنّت ہے۔ ☆سلام میں پہل کرنے والا اللہ کریم کا مُقرَّب ہے۔ ☆سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری ہے، جیسا ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔[2] ☆سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔[3] ☆اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہٗ، شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ ☆بعض لوگ سلام کے ساتھ جنّتُ المقام اور دوزخُ الحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے بلکہ مَن چلے تو مَعَاذَ اللہ یہاں تک بک جاتے ہیں: آپ کے بچّے ہمارے غلام۔ ☆سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے۔ ☆سَلام اور جَوابِ سلام کا دُرُست تَلَفُّظ یاد فَرما لیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دوہرایئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَب پہلے میں جَواب سُناتا ہوں پھر آپ

---

1 ...بہار شریعت، ۳/ ۴۵۹، حصہ ۱۶ ملخصا

2 ...شعب الایمان، باب فی مقاربۃ و موادۃ اہل الدین، ۶/ ۴۳۳، حدیث: ۸۷۸۶

3 ...کیمیائے سعادت، ۱/ ۳۹۴

اِس کو دوہرائیے: وَعَلَیکُمُ السَّلام۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی سنّتیں سیکھنے کیلئے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب سُنّتیں اور آداب ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں۔

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ںِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

(2) تمام گُناہ مُعاف

(1) ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر (70) دروازے: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ (6) لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادی ۃ عشرۃ، ص ٦٥

2 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

3 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانی ۃ والخمسون، ص ١٤٩

پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شَبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، **اللہ** پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[4]

---

1 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ...الترغیب والترہیب، کتاب الذکر و الدعاء، ۲/ ۳۲۹، حدیث: ۳۰

3 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

4 ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵